اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

قادیان

روزنامہ

الفضل

The DAILY ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر:- غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت ششماہی اندرون ہند ۔ قیمت ششماہی بیرون ہند

جلد ۲۳	مورخہ ۲۱ محرم ۱۳۵۵ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۳۶ء	نمبر ۲۳۷

ایڈیٹر

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کی مختصر رُوداد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نہایت اہم امور کے متعلق فیصلے اور ہدایات

پہلا اجلاس

قادیان ۱۲- اپریل۔ کل ساڑھے گیارہ بجے مجلس مشاورت کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تمام حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی۔ اور انتظام مجلس کی خاطر آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کو نگران مقرر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا۔ کہ سب کمیٹی نظارت علیا کی رپورٹ پیش کی جائے۔ اس پر خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے بحیثیت سکرٹری سب کمیٹی رپورٹ پیش کی۔ جس میں لوکل امیر یا پریذیڈنٹ اور پراونشل امیر کے تقرر اور ان کے اختیارات کے متعلق تجاویز پیش کی گئی تھیں۔ تجویز اول کے متعلق بعض احباب کے اظہار رائے کرنے اور ترامیم پیش کرنے کے بعد آخر جو صورت تجویز ہوئی۔ اور جس کی تائید کثرت آراء نے کی۔ اسے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے منظور فرما لیا۔ دوسری تجویز بغیر ترمیم منظور کر لی گئی تیسری تجویز میں ترمیم پیش کی گئی۔ اور مخالف و موافق اظہار رائے کے بعد جن الفاظ کی تائید کثرت آراء نے کی۔ وہ حضرت امیر المومنین نے منظور نہ فرمائے۔ بلکہ اپنا فیصلہ قلت آراء والوں کے حق میں صادر فرمایا۔

اس کے بعد حضور کی اجازت سے پرائیویٹ سکرٹری صاحب نے اضافہ بجٹ کی رقوم جن کی منظوری دوران سال میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے حاصل کی گئی ہے۔ مجلس کو سنائیں۔ اور پھر نظارت دعوت و تبلیغ کی سب کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی جسے جناب ملک غلام رسول صاحب شوق ایم اے نے بحیثیت سکرٹری پیش کیا۔ جس میں قرار دیا گیا تھا۔ کہ دعوت و تبلیغ کی مد نشر و اشاعت کے اخراجات کی رقم جو بارہ سو ہے۔ اس کا انحصار علیحدہ طور پر جمع کرنے پر نہ رکھا جائے بلکہ چندہ عام سے دی جائے ؎

اس کے متعلق جب بعض احباب نے یہ بحث شروع کی۔ کہ اس رقم کے فراہم کرنے کی کیا صورت ہو۔ تو اسی سلسلہ میں جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا۔ جماعت کے عام چندوں کے مقابلہ میں یہ نہایت حقیر سی رقم ہے اور مجھے افسوس ہے۔ کہ احباب نے یہ نہیں کہا۔ کہ آئندہ اسے فوراً جمع کر دیا کریں گے۔ بلکہ اس پر بحث شروع کر دی ہے حالانکہ چاہیئے تھا۔ کہ فوراً اسے ادا کر دیتے۔ ہمیں یہ کہنا چاہیئے۔ کہ ہم اسے پورا کر کے یہاں سے جائیں گے۔ شملہ کی جماعت کے ذمہ اس رقم سے متعلق تین سو روپے لگائے گئے ہیں۔ وہ میں جاتے ہوئے ادا کر دوں گا ؎

اس پر اور بھی بہت سے اصحاب نے اعلان کیا۔ کہ وہ بھی اپنی جماعت کے ذمہ کی اس مد کی رقم ادا کر کے جائیں گے۔ اور جب سب کمیٹی کی تجویز پر رائیں لی گئیں۔ تو اکثریت اس کے خلاف نکلی۔ اور اس نے اس تجویز کے حق میں رائیں دیں۔ کہ رقم چندہ عام سے نہ لی جائے۔ بلکہ تمام جماعتیں بحصہ رسدی جو نظارت نے مقرر کیا ہے۔ اسے فراہم کر دیں گی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کثرت رائے کے حق میں فیصلہ دیا۔ اس کے بعد اجلاس سوا دو بجے نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست ہوا۔ اور پھر ساڑھے تین بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا:۔

دوسرا اجلاس

حسب معمول تلاوت قرآن کریم اور دعا کے ساتھ کارروائی شروع کی گئی۔ اور سب کمیٹی تعلیم و تربیت کی رپورٹ جناب ملک غلام رسول صاحب شوق ایم۔ اے نے پیش کی۔ جس میں گرلز ہائی سکول کے ساتھ لڑکیوں کے بورڈنگ ہوس کی تجویز پر بحث کی گئی تھی۔ پہلے یہ امر زیر غور لایا گیا۔ کہ گرلز سکول کے ساتھ لڑکیوں کا بورڈنگ ہونا چاہیئے یا نہیں۔ اس کے خلاف اور حق میں دونوں طرف سے نہایت پرجوش تقریریں کی گئیں۔ اسی دوران میں جناب پیر اکبر علی صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی نے یہ ترمیم پیش کی۔ کہ جب تک نصرت گرلز سکول کا نصاب اور انتظام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء کے مطابق جاری نہ ہو جائے۔ اس مسئلہ پر غور ملتوی کیا جائے۔ یہ ترمیم کثرت آراء سے منظور ہو گئی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے کثرت آراء کے حق میں فیصلہ فرماتے ہوئے لڑکیوں کی تعلیم اور ان کی تربیت کے متعلق ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ جس میں موجودہ نصاب تعلیم اور طریق تعلیم کے نقائص اور بدنتائج پر روشنی ڈالی نیز ارشاد فرمایا کہ لڑکیوں کے وہ مدارس جہاں اسلام کے احکام کے خلاف انہیں تعلیم دی جاتی۔ یا عمل کرایا جاتا ہے۔ ان میں تعلیم پانے کی نسبت تعلیم نہ پانا ہزار درجے بہتر ہے۔

نظارت بیت المال کے متعلق ایجنڈا میں ایک تجویز یہ تھی۔ کہ جائداد کی وصیت کرنے والوں سے آمد جائداد پر سولہواں حصہ چندہ عام لیا جانا منظور کیا جائے۔ اس کے متعلق غور کرنے کے لئے حضور نے ایک سب کمیٹی کے تقرر کا اعلان فرمایا۔ جو اس کے متعلق رپورٹ پیش کرے گی:۔

اس کے بعد ناظر صاحب بیت المال نے بجٹ پیش کیا۔ اس کے متعلق بحث ہو رہی تھی۔ کہ ۹½ بجے اجلاس ختم ہوا۔ اور نماز مغرب و عشاء کے بعد تمام نمائندگان اور مہمانوں کو جن کی تعداد آٹھ سو کے قریب تھی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کوٹھی دار الحمد میں دعوت طعام دی۔

تیسرا دن

آج پہلا اجلاس ساڑھے آٹھ بجے تلاوت اور دعا کے بعد شروع ہوا۔ ابتدا میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تقریر فرمائی۔ جس میں نمائندگان جماعت کو نہایت مؤثر الفاظ میں ہدایت فرمائی۔ کہ جو بجٹ وہ منظور کرتے ہیں۔ اسے پورا کرنا ان کا فرض ہے۔ اب باتیں بنانے کا وقت نہیں۔ بلکہ کام کرنے کا وقت ہے۔ جو کہو اسے پورا کرو۔ اس وقت تک جو لکھایا چلا آتا ہے۔ اسے پورا کرنے آئندہ باقاعدہ چندہ ادا کرنے اور مستقل فنڈ قائم کرنیکے متعلق بتایا جائے۔ کہ کیا طریق اختیار کرنا چاہتے ہیں اس کے متعلق احباب نے مختلف تجاویز پیش کیں۔ اور نہایت تفصیلی گفتگو کی حضور نے ان سب تقاریر پر تبصرہ فرمایا۔ اور مالی کمیٹی میں غور کرنے کا ارشاد فرمایا۔ یہ کمیٹی ۳۰-۳۱ مئی کو منعقد ہو گی۔ جس میں اس بجٹ اور دوسری تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

نیز حضور نے سات اصحاب پر مشتمل ایک ایسا کمیشن مقرر فرمایا۔ جو گذشتہ سالوں کی مجلس مشاورت میں منظور شدہ فیصلے اور وہ فیصلے جو حضور نے یا صدر انجمن نے وقتاً فوقتاً مرکزی کارکنوں اور نظام سلسلہ کے متعلق کئے۔ ان کے متعلق دیکھے۔ کہ ان پر کہاں تک عمل کیا گیا ہے۔ اور جن پر عمل نہیں کیا گیا۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ یہ کمیشن سال میں دو دفعہ دفاتر کا معائنہ بھی کرے۔ اور اس کا ہر ایک ممبر ایک ایک بار معائنہ کرے۔

حضور نے یہ بھی اعلان فرمایا۔ کہ مجلس مشاورت کا سال میں ایک اور اجلاس ہو۔ جس میں آمد و خرچ کی مدات پر تفصیل سے بحث کی جائے۔ یہ اجلاس دسہرہ کی چھٹیوں میں قرار پایا۔ اس طرح گویا سال میں دو دفعہ مجلس مشاورت ہوا کرے گی۔

حضور کی تقریر کے بعد سب کمیٹی کی یہ تجویز پیش کی گئی۔ کہ مجوزہ بجٹ کو منظور کرنے کی حضرت امیر المومنین سے سفارش کی جائے۔ تمام نمائندگان نے متفقہ طور پر اس کی تائید کی۔ حضور نے مالی کمیٹی کے ساتھ اس پر غور کرنیکے بعد منظور کرنے کا اعلان فرمایا۔

اس کے بعد حضور نے اختتامی تقریر فرمائی۔ اور ایسے دردناک پیرایہ میں جماعت کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ کہ حاضرین کی چیخیں نکل گئیں۔ اور اکثر احباب کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ دعا کے بعد حضور نے تمام نمائندگان کو مصافحہ کا شرف بخشا اور [illegible]

ضمیمہ درس القرآن کے متعلق ضروری اعلان

ہر احمدی کو اس کے حصول کے لئے کوشش کرنی چاہیئے

الفضل میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد فرمودہ معارف قرآنیہ کی اشاعت کا جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق یہ عرض کر دینا ضروری ہے۔ کہ وہ سوائے روزنامہ الفضل کے خریداروں کے دوسرے اصحاب کو ۱۲ر ششماہی قیمت پر بھیجنا محال ہے۔ کچھ خریداران الفضل صرف بارہ صفحہ والا پرچہ لیتے ہیں۔ اور کچھ صرف خطبہ نمبر خریدتے ہیں۔ ایسے تمام احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ درس القرآن کی اشاعت چونکہ آٹھ صفحہ کے اخبار میں ہوا کرے گی۔ اس لئے انہیں نہیں بھیجا جا سکے گا۔ صرف وہی لوگ اس نعمت سے متمتع ہو سکیں گے۔ جو روزانہ اخبار الفضل کے باقاعدہ خریدار ہوں گے۔ ان کو ضمیمہ کی چھ ماہ کی قیمت کے طور پر صرف ہوائی ۱۲ر دینے پڑیں گے:۔

پس اگر احباب نہایت ہی قلیل خرچ برداشت کر کے اخبار کے دیگر مضامین سے مستفیض ہونے کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرمودہ معارف سے نہ صرف خود لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ بلکہ یہ گراں بہا تحفہ اپنی اولاد کے لئے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ تو فوراً روزانہ اخبار کی خریداری کی درخواست بھیج دیں۔ خواہ فی الحال چھ ماہ یا تین ماہ کے لئے ہی ہو۔ اور جو پہلے سے خریدار ہیں۔ مگر ابھی انہوں نے درس القرآن خریدنے کی اطلاع نہیں دی۔ انہیں تو ایک لمحہ کا توقف بھی نہ کرنا چاہیئے۔ ضمیمہ درس القرآن کے لئے کاغذ انشاء اللہ اب دوستوں کی خواہش کے مطابق نہایت اعلےٰ لگایا جائے گا:۔ (منیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ محرم ۱۳۵۵ھ

پنجاب کونسل کی "اتحاد پارٹی" کے قیام سے غرض پرست حلقوں میں ہیجان

یہ ایک عالم آشکار حقیقت ہے کہ پنجاب کونسل کی دیہاتی پارٹی جس کی بنیاد میاں سر فضل حسین صاحب نے پنجاب کے مفلوک الحال زمینداروں اور غریبوں کی حالت کو بہتر بنانے۔ اور انہیں ذلت و تنگدستی کے چاہ عمیق سے نکالنے کے لئے ڈالی اور اعلےٰ قابلیت۔ تدبر اور ناقابل تسخیر عزم کے ساتھ اس کے اعضاء و جوارح کو مضبوط کیا۔ اور جس کی آبیاری آپ کی خدمات گورنمنٹ آف انڈیا میں منتقل ہو جانے کے بعد پنجاب کے زمیندار طبقہ کے دوسرے درخشندہ ستارے کرتے رہے۔ اپنے قیام سے لے کر اس وقت تک اپنے مقاصد کو سرانجام دینے۔ اور پنجاب کے اس بے نوا طبقہ کی بہتری اور بہبودی کے لئے سرگرم عمل رہی ہے۔ اگرچہ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ اس طبقہ کو ترقی اور خوشحالی کے اس معیار پر لانے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ جس معیار پر لانا اس کے نصب العین میں داخل ہے تاہم اس حقیقت سے ہرگز انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس وقت تک غریب زمینداروں۔ اور پس افتادہ لوگوں کی ناگفتہ بہ حالت کو بہتر بنانے۔ انہیں قرض کے پنجہ سے چھڑانے بنیوں اور مہاجنوں کی دستبرد سے جو جونکوں کی طرح ان کا خون چوس رہے ہیں۔ نجات دلانے کے لئے جو قوانین۔ مثلاً ایکٹ انتقال اراضی۔ ایکٹ امداد مقروضین وغیرہ اس پارٹی کی کوششوں سے پاس ہوئے۔ اگر معرض وجود میں نہ آتے۔ تو یہ کس مپرس طبقہ کبھی کا پنجاب کے ساہوکار صفت بنیوں اور مہاجنوں کی خون آشامی کی بھینٹ ہو گیا ہوتا۔ پنجاب کے ہندو سرمایہ دار جن کی پنجاب کونسل میں بھی ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ اور جنہوں نے ہر ایسے موقعہ پر جبکہ زمیندار طبقہ کی اصلاح کے لئے کوئی کوشش ہوئی۔ اس کی مخالفت کے لئے سارا زور صرف کیا۔ یونینسٹ پارٹی یا اتحاد پارٹی کے باہمی اتحاد اور میاں سر فضل حسین صاحب کی زیر قیادت اس کی سیاسی تیاریوں کی وجہ سے پیچ و تاب کھا رہی ہے چنانچہ ڈاکٹر ستیہ پال صدر پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی نے اپنے ایک خط میں جو اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ اتحاد پارٹی کے خلاف لوگوں کو یہ دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ کہ گویا اتحاد پارٹی کو پنجاب کے غریب اور پست حال طبقہ سے حقیقی ہمدردی نہیں۔ بلکہ اس کا مقصد صرف انہیں اپنا آلۂ کار بنانا ہے۔ ڈاکٹر ستیہ پال کا یہ الزام جس قدر بے بنیاد ہے اسی قدر مضحکہ خیز بھی ہے۔ کیونکہ اگر اتحاد پارٹی حقیقی طور پر غریب اور مفلوک الحال طبقہ کی فلاح و بہبود کی خواہاں نہیں۔ تو کیا ڈاکٹر ستیہ پال اس طبقہ کے حقیقی بہی خواہ ہیں۔ اتحاد پارٹی کی تو سابقہ زندگی اس امر کی شاہد ہے۔ کہ اس نے ہر ممکن طریق سے غریب اور پس افتادہ طبقوں کی اصلاح اور بہتری کی کوشش کی اور جہاں تک اس کے بس میں تھا۔ اس نے ان کی اقتصادی حالت کو سدھارنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ لیکن کیا ڈاکٹر ستیہ پال یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ پارٹی جس کی ہمنوائی کا وہ دم بھرتے ہیں۔ اس کے سابقہ دور حیات میں سوائے اس طرز عمل کے کہ اس نے ہر موقعہ پر زمینداروں اور مفلوک الحال لوگوں کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی۔ کوئی اور مثال بھی موجود ہے۔ اگر اس کا صرف یہی طرز عمل رہا ہے۔ تو ڈاکٹر ستیہ پال کو کیا حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ اتحاد پارٹی کے متعلق یہ الزام تراشی کریں:۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ پنجاب کے سرمایہ دار طبقہ کو یہ بات ہرگز پسند نہیں۔ کہ صوبہ کا وہ بہت بڑا حصہ جو نہایت تنگی اور عسر کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ اس مشکل سے نجات پا کر خوشحالی اور فارغ البالی کی طرف قدم بڑھائے اسی لئے ہر وہ جماعت جو اس کی فلاح و بہبودی کے لئے کمربستہ ہو سرمایہ داروں اور غرض پرستوں کی آنکھوں میں خار بن کر کھٹکتی ہے۔ لیکن سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے۔ کہ بعض مسلمان کہلانے والے اپنے خود غرضانہ عزائم کو پورا ہوتے نہ دیکھ کر پنجاب کونسل کی اتحاد پارٹی کو اس آڑ میں نشانۂ طعن و تشنیع بنا رہے ہیں۔ کہ اس پارٹی نے میاں سر فضل حسین صاحب کی قیادت و سیادت کو قبول کر کے اپنی صفوں کو آراستہ کیا ہے اس قسم کے خود غرض لوگ میاں سر فضل حسین صاحب کو نہایت بے باکی اور جسارت کے ساتھ "سرمایہ دار" اور "استعمار پرست" قرار دے رہے ہیں۔ چنانچہ ترجمان احرار "مجاہد" نے ۱۱۔ اپریل میں کسی شخص کا ایک مضمون "سر فضل حسین کے استعمار پرستانہ عزائم" کے جلی عنوان سے شائع کیا ہے۔ جس میں مضمون نگار نے اپنے خیالات کو نقالی کا نظر فریب جامہ پہنا کر یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کہ "آپ اس صوبہ میں ذاتی اقتدار قائم کرنا چاہتے ہیں" مزید برآں اس نے اتحاد پارٹی کے سیاسی لائحہ عمل کو محض جاہ طلبی کا ایک ذریعہ قرار دیا ہے۔

لیکن مضمون نگار کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جاہ طلبی کا بھوت تو سب سے زیادہ آج کل لیڈران احرار کے سر پر سوار ہے۔ اور وہ جاہ طلبی کے ہی بعض مصالح تھے۔ جنہوں نے انہیں مسجد شہید گنج کے انہدام کے موقعہ پر قوم فروشی۔ اور غداری ایسے شرمناک فعل کے ارتکاب پر آمادہ کر دیا۔ پھر یہی وہ متلاشیان عزت و وجاہت تھے جن کے کانوں تک یتیموں اور بیواؤں کی دل دوز آہیں بھی نہ پہونچیں لیکن میاں سر فضل حسین صاحب کی ملک و ملت کے لئے بے لوث خدمات کا تو ڈکٹیٹر احرار چودھری افضل حق بھی چار و ناچار ان الفاظ میں اعتراف کر چکے ہیں۔ کہ

"آئی۔ ایم۔ ایس کے نتیجہ سے ہندوستان بھر میں نوے عہدوں کو چھڑانا مسلمانوں کے اس محترم رہنما کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ جسے مسلمان بجا طور پر محترم سمجھتے ہیں"

میاں صاحب موصوف کی خدمات جلیلہ واقعی اس قابل ہیں۔ کہ ان کی قدر کی جائے اور اب بھی باوجود کمزوری صحت کے خدمت قوم و ملک کا جذبہ ہی ہے۔ جو انہیں اس بار عظیم کو برداشت کرنے پر مجبور کر رہا ہے جس کا دردمندان ملک و ملت جدید آئین کے ماتحت حکومت پنجاب کی تشکیل و تدوین پر صوبجاتی خود مختاری کو اس کے صحیح معنوں میں قائم کرنے کے لئے ان سے تقاضا کر رہے ہیں۔ اور ہم سول اینڈ ملٹری گزٹ (۱۵۔ اپریل) کے مسلمان مراسلہ نگار سے اس بات میں پوری طرح متفق ہیں۔ کہ پنجاب میں وزارتوں کے ذریعہ لیجسلیچر کے ہاتھوں کو حقیقی طاقت سے مضبوط کرنے اور ایک نمونہ قائم کرنے کے لئے سر فضل حسین صاحب ایسے تجربہ۔ تدبر فکر اور عزم رکھنے والی شخصیت کی رہنمائی لابدی اور ناگزیر ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے وزیر کا کام نہایت نازک اور مشکل ہے۔ اور پہلی وزارت کی قابلیت اور اعلےٰ تدبر ہی ہوگا۔ جس سے یہ امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ صوبجاتی خود مختاری کو حقیقت میں منتقل کر کے اسے ٹھوس اور مفید بنائے گی:۔

ان حالات میں صوبۂ پنجاب کی سیاسی ترقی کا تقاضا یہی ہے۔ کہ صوبہ کا ہر بہی خواہ "اتحاد پارٹی" کے ہاتھوں کو مضبوط کرے۔ جس کی عنان قیادت میاں سر فضل حسین صاحب ایسی بیدار مغز اور مدبر شخصیت کے ہاتھ میں ہوگی۔ اور جن کے لئے سر سکندر حیات خاں صاحب دست راست کا کام دیں گے ہمیں یقین ہے۔ کہ وہ لوگ جن کے دلوں میں یہ خواہش ہے کہ صوبۂ پنجاب ترقی کی دوڑ میں دوسرے صوبوں سے پیچھے نہ رہے۔ بلکہ ان سے آگے نکل جائے اگر وہ پنجاب کونسل "اتحاد پارٹی" [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف تشریعی نبوت کے دعویٰ کا بے بنیاد انتساب

ترجمانِ احرار "مجاہد" کے ایک غیر معقول اعتراض کا جواب

ترجمانِ احرار "مجاہد" کی ایک گذشتہ اشاعت میں بعنوان "کیا مرزائے قادیانی تشریعی نبوت کا مدعی نہ تھا" ایک مضمون مبارک علی شاہ ہمدانی کیطرف سے شائع ہوا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صاحب شریعت نبی ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارہا اپنی کتابوں میں مخالفین و معاندین کے اس الزام کی کہ گویا آپ نے نبوت تشریعی کا دعوے کیا ہے۔ بڑے زور سے تردید کی ہے۔ اور نہائت صراحت سے بتایا ہے۔ کہ آپ نے کبھی بھی تشریعی نبوت کا دعوے نہیں کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام "ایک غلطی کے ازالہ" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے"

"حقیقۃ الوحی ۱۵۰ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے۔ کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہوکر نبوت کا دعوے کرتا ہوں۔ یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔" اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء میں تحریر فرماتے ہیں۔ "ہم نبی ہیں ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے۔ اور نئی کتاب لائے ایسے دعوے کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں۔"

چشمہ معرفت ۳۲۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔ "لعنت ہے اس شخص پر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے علیحدہ ہوکر نبوت کا دعوے کرے۔ مگر یہ نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے نہ کوئی نئی نبوت اور اس کا مقصد بھی یہی ہے۔ کہ اسلام کی حقانیت دنیا پر ظاہر کی جائے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی دکھلائی جائے۔"

ان حوالجات سے یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع سے لے کر آخر تک کبھی تشریعی نبوت کا دعوے نہیں کیا بلکہ ہمیشہ اس دعویٰ کو مخالفین کی طرف سے اتہام قرار دیتے رہے۔ لیکن افسوس کہ معترض پھر بھی یہ کہنے سے نہیں شرماتے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے نعوذ باللہ تشریعی نبوت کا دعوے کیا ہے۔

پہلی دلیل

پہلی دلیل جو معترض نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحب شریعت نبی ہونے کے بارے میں پیش کی ہے۔ وہ آپ کا الہام انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا ہے۔ اس سے یہ استدلال کیا ہے۔ کہ گویا آپ کو حضرت موسےٰ علیہ السلام کی طرح صاحب شریعت رسول ہونے کا دعوے تھا مگر یہ محض غلط فہمی ہے۔ کیونکہ لفظ کما مشابہت تامہ کے لئے نہیں آتا۔ چنانچہ لفظ کما اگر مشابہت تامہ کے لئے ہو۔ تو پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسےٰ علیہ السلام سے افضل قرار دینا غلطی ہوگی۔

الہام الٰہی کا مطلب

حقیقت یہ ہے۔ کہ اس الہام میں اللہ تعالےٰ نے دنیا کے سامنے یہ امر پیش فرمایا ہے۔ کہ جس طرح فرعون کے زمانہ میں کفر و الحاد نے دنیا کو تاریک و تار بنا رکھا تھا۔ اور خدائے واحد کی پرستش دنیا سے اٹھ چکی تھی۔ جس کی اصلاح کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اسی طرح موجودہ زمانہ کی حالت ہے۔ دنیا خدا کو بھول چکی ہے۔ اصنام و احجار کے آگے سرنگوں ہو رہی ہے۔ عاجز انسان کو خدا بنایا جا رہا ہے۔ اور روحانیت کا کوئی خیال لوگوں کے دلوں میں نہیں رہا۔ پس خدا تعالےٰ کی غیرت نے جس طرح آج سے ہزاروں سال پہلے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو خلق خدا کی اصلاح کے لئے بھیجا۔ اسی طرح وہ موجودہ زمانے کی اصلاح کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیج رہا ہے۔ یہی اس الہام کا مطلب ہے نہ وہ جو مخالفین نے سمجھا۔ کہ نعوذ باللہ اس سے تشریعی نبوت کا ثبوت ملتا ہے۔

دوسری دلیل

دوسری دلیل تشریعی نبی ہونے کے بارے میں یہ دی گئی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اعجاز احمدی میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"مجھے بتلایا گیا تھا۔ کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے۔ اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ" کہا گیا ہے۔ کہ "تمام تفسیروں میں لکھا۔ اور ہمیشہ سے مسلمانوں کا عقیدہ چلا آیا ہے۔ کہ اس آیت کے مصداق سرور کائنات علیہ الف الف تحیات ہیں۔ اور آپ ہی ہدائت اور دین حق لے کر ہماری طرف بھیجے گئے۔ اور آپ ہی کے دین کو اللہ تعالےٰ تمام ادیان پر دلائل و براہین کے ذریعہ غالب کر چکا ہے۔

تفاسیر سے ناواقفیت

اس اقتباس میں تفاسیر کی آڑ لے کر جو اعتراض کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ معترض تفاسیر سے محض ناواقف ہے۔ اور وہ سنی سنائی باتوں پر اپنے دعوے کا انحصار رکھ رہا ہے۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مفسرین نے تسلیم کیا ہے۔ کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کی آیت مسیح موعود کے حق میں ہے اور اسی کے زمانہ میں دین کی کامل اشاعت ہوگی۔ چنانچہ چند مثالیں بطور نمونہ درج ذیل ہیں۔

(۱) ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۳۸ میں لکھا ہے۔ یھلک اللہ فی زمنہ الملل کلھا الا الاسلام کہ اللہ تعالےٰ مسیح موعود کے زمانہ میں تمام جھوٹے دینوں کو نیست و نابود کرکے صرف اسلام کو قائم کرے گا۔

(۲) ابن جریر جلد ۱۵ صفحہ ۲ میں ہے "ھو الذی ارسل رسولہ لیظھرہ علی الدین کلہ... ذالک عند خروج عیسیٰ کہ اس آیت میں جس غلبہ اسلامی کا ذکر ہے۔ وہ مسیح موعود کی بعثت کے وقت ہوگا۔

(۳) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ فی قولہ لیظھرہ علی الدین کلہ قال حین خروج عیسےٰ (ابن جریر) یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روائت ہے۔ کہ انہوں نے آیت لیظھرہ علی الدین کلہ کے متعلق فرمایا کہ یہ غلبہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت ہوگا۔

یہ سب حوالجات معترض کے اس دعوے کو باطل کر رہے ہیں۔ کہ آیت کریمہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ کا مسیح موعود کے زمانہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں

تیسری دلیل

تیسری دلیل جو اس بے بنیاد دعوے کے ثبوت میں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نعوذ باللہ تشریعی نبوت کا دعوے کیا ہے۔ پیش کی گئی ہے وہ انجام آتھم صفحہ ۶۲ کا حوالہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس میں فرماتے ہیں۔

"ان الہامات میں میری نسبت بارہا بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور۔ خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے۔ اس پر ایمان لاؤ۔ اس کا دشمن جہنمی ہے۔"

معترض اعتراض کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"اب سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب وہی کہتے ہیں جو سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا یا کچھ اور اگر آپ وہی کہتے ہیں جو حضور نے فرمایا ہے۔ تو اس سے آپکی نبوت ثابت نہیں ہوتی۔ ورنہ تمام علماء اسلام کو بھی نبی ماننا پڑے گا۔ اور انکے دشمن کو جہنمی تسلیم کرنا ہوگا

علماء کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

"علماء اسلام" کے متعلق معترض نے جن خیالات کا سطور مافوق میں اظہار کیا ہے۔ اگر اس سے قبل وُہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کو زیر نظر رکھ لیتے۔ جن میں آپ نے نام نہاد علمائے اسلام کی خرابیوں کا نہایت وضاحت سے ذکر فرمایا ہے۔ تو غالباً انہیں یہ الفاظ لکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ کہ:۔

"اگر آپ وُہی کہتے ہیں۔ جو حضورؐ نے فرمایا ہے۔ تو اس سے آپ کی نبوت ثابت نہیں ہوتی۔ ورنہ تمام علماء اسلام کو بھی نبی ماننا پڑے گا۔ اور ان کے دُشمن کو جہنمی تسلیم کرنا ہوگا"

کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "علماء" کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے۔ کہ علماء ھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود۔ کہ علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہونگے۔ انہی میں سے فتنے اُٹھیں گے اور انہی میں واپس لوٹیں گے۔ ایک اور حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الاملۃ واحدۃ۔ کہ میری امت کے تہتر فرقے ہو جائیں گے اور سوائے ایک کے سب جہنمی ہونگے۔

ان دونوں حدیثوں کو دیکھا جائے۔ تو معترض کے اعتراض کی حقیقت خود بخود کھل جاتی ہے۔ پہلی حدیث کی رُو سے معترض کا یہ لکھنا۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہی کچھ کہتے ہیں۔ جو حضورؐ نے فرمایا۔ تو اس سے آپ کی نبوت ثابت نہیں ہوتی۔ ورنہ تمام علماء کو نبی ماننا پڑے گا۔ غلط ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ وُہ علماء جنہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے "بدترین مخلوق" کا خطاب ملا ہے۔ وُہ کیونکر صحیح معنوں میں اشاعت اسلام کر سکتے ہیں۔

جہنمی ہونے کا فتویٰ

دوسری حدیث کے رُو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دُشمنوں کے جہنمی ہونے کی حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے تہتر فرقے ہو جائیں گے۔ اور سوائے ایک کے سب ناری ہونگے۔ مخالفین کا اس حدیث کی موجودگی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف یہ بات منسوب کرنا کہ آپ نے اپنے دشمنوں کو جہنمی قرار دیا ہے صحیح نہیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ فتوےٰ ان پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے آج سے چودہ سو سال پہلے لگ چکا ہے۔

چوتھی دلیل

چوتھی دلیل جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحب شریعت نبی ہونے کے متعلق دی گئی ہے۔ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حسب ذیل عبارت ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ نے میری وحی میری تعلیم۔ اور میری بیعت کو مدار نجات ٹھہرایا ہے"

اس کی تشریح بھی معترض نے اپنی تیسری دلیل کی تشریح کی طرح کی ہے۔ یعنی لکھا ہے۔

"یہاں بھی ۳ کی طرح سوال کیا جائیگا کہ مرزا صاحب کی تعلیم اور وحی اگر وُہی ہے۔ جو حضور علیہ السلام کی تھی۔ یعنی قرآن وحدیث ہی اس سے مراد ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ مرزا صاحب کی بیعت وتعلیم تو مدار نجات ہو لیکن علماء اسلام کی نہ ہو۔ اور اگر وُہی نہیں۔ بلکہ یہ تعلیم جدید ہے۔ قرآن وحدیث کی نہیں۔ تو کیوں نہ آپ کو مدعی شریعت جدیدہ سمجھا جائے"

ہم پہلے بتا آئے ہیں۔ کہ اس زمانہ کے علماء کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بدترین مخلوق کا خطاب دے چکے ہیں۔ پھر ہم کیسے کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ علماء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منشاء مبارک کے مطابق آپ کے دین کی اشاعت کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی جماعت کو نصیحت

باقی یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی جدید تعلیم لائے ہیں۔ سو یہ بالکل غلط ہے آپ تو اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہُوئے فرماتے ہیں:۔

"سو تم ہوشیار رہو۔ اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہُوں۔ کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وُہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں۔ اور باقی سب اس کے ظل ہیں۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو۔ اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ الخیر کلہ فی القرآن۔ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں۔ جو قرآن میں نہ پائی جاتی ہو"

اس قسم کی بیسیوں تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں موجود ہیں جن سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کی وحی قرآن مجید سے الگ چیز نہیں بلکہ قرآن کریم کے تابع ہے۔

وحی اور تعلیم کو مدار نجات ٹھہرانے کا مفہوم

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی وحی اور اپنی تعلیم۔ اور اپنی بیعت کو مدار نجات قرار دینے کا مطلب یہ ہے۔ کہ اب قرآن کریم کا صحیح مفہوم آپ ہی کے ذریعے معلوم ہو سکتا ہے۔ اور اس پر صحیح رنگ میں عمل بھی آپ کی بیعت میں داخل ہو کر ہی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ قرآنی معارف کے حصول کا طریق آپ کی بیعت اور فرمانبرداری ہی ہے۔

پانچویں دلیل

پانچویں دلیل جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاحب شریعت ہونے کے متعلق بیان کی گئی ہے۔ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ کی یہ عبارت ہے۔ کہ "خدا تعالےٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اسی کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے کہ وُہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں۔ تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے"

اس عبارت کو پیش کرکے ہمدانی صاحب نے اپنی کجروی کا ثبوت دیتے ہُوئے لکھا ہے۔

"مرزا صاحب کی یہ عبارت بتلا رہی ہے۔ کہ آپ ہزار نبی کے برابر ہیں۔ اور جو نبی ہزار نبی کے برابر ہو۔ اس کو غیر تشریعی نبی نہیں کہا جا سکتا یقیناً ایسا نبی وُہی ہو سکتا ہے۔ جو اپنے پاس شریعت جدیدہ رکھتا ہو۔ ورنہ ایک غیر تشریعی نبی کے لئے اتنے نشانات کے مالک ہونے کا ادعا بالکل غیر معقول ہے"

کتر وبیونت سے کام لینا

اس اعتراض کا جواب دینے سے پیشتر اس امر کا ذکر کر دینا ضروری ہے۔ کہ معترض نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا محولہ بالا اقتباس پیش کرنے میں کتر وبیونت سے کام لیا ہے۔ اور مکمل حوالہ درج نہیں کیا۔ اگر مکمل حوالہ درج کر دیتے۔ تو یہ اعتراض پیدا نہ ہوتا۔ چنانچہ اس سے بالکل متصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"چونکہ آخری زمانہ تھا۔ اور شیطان کا مع اپنی تمام ذریت کے آخری حملہ تھا۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہزارہا نشانات ایک جگہ جمع کر دیئے لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وُہ نہیں مانتے۔ اور محض افترا کے طور پر ناحق کے اعتراض پیش کر دیتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح خدا کا قائم کردہ سلسلہ نابود ہو جائے۔ مگر خدا چاہتا ہے۔ کہ اپنے سلسلہ کو اپنے ہاتھ سے مضبوط کرے۔ جب تک کہ وُہ کمال کو پہنچ جائے" اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نشانات کی کثرت اس لئے نہیں عطا کی گئی۔ کہ آپ نعوذ باللہ صاحب شریعت نبی ہیں بلکہ اس لئے کثرت سے نشانات آپ کو دیئے گئے کہ آپ کے زمانہ میں شیطان کا اپنی تمام ذریت سمیت آخری حملہ ہے۔ چنانچہ احادیث میں بھی آتا تھا۔ کہ سب فتنوں سے بڑا فتنہ دجال کا ہوگا جس کا استیصال مسیح موعود کرے گا۔ اپنے اتنے بڑے فتنہ کو دُور کرنے کے لئے یقیناً اس بات کی ضرورت تھی۔ کہ آپ کو نشانات کی کثرت دی جاتی جو خدا تعالےٰ نے آپ کو دی اور جسی کا آپ نے ذکر فرمایا۔ مگر افسوس مخالفین نے ناسمجھی سے اس بات پر غور نہ کیا۔ اور ایسا نتیجہ اخذ کیا جو بالکل خلاف واقعہ ہے۔

چھٹی دلیل

چھٹی دلیل یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تریاق القلوب میں فرمایا ہے ” اپنے دعوے کے انکار کرنیوالے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالٰے کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں۔ گو وہ کیسی ہی جناب الٰہی میں اعلٰے شان رکھتے ہوں۔ اور خلعت مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں۔ ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا“

کفر کی دو قسمیں

اس کے مقابلہ میں حقیقۃ الوحی ص۱۷۹ پر فرماتے ہیں ؛۔

” کفر دو قسم پر ہے۔ ایک کفر یہ کہ ایک شخص اسلام ہی سے انکار کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو رسول نہیں مانتا۔ دوسرا کفر یہ کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونو قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں“۔

ان دونوں حوالوں کو یکجا کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تشریعی نبوت کا دعوٰے کیا ہے۔ کیونکہ پہلے حوالہ سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ صاحب شریعت نبی کے انکار سے انسان کافر بنتا ہے۔ اور دوسرے حوالہ میں اپنے نہ ماننے والے کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کافر قرار دیا ہے۔ جواباً عرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی یہ نہیں فرمایا۔ کہ میرے منکر اس لئے کافر ہیں کہ میں تشریعی نبوت کا دعویدار ہوں۔ بلکہ آپ حقیقۃ الوحی ص۱۶۳ پر تحریر فرماتے ہیں۔ ”علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا۔ وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے“۔ پھر اسی کتاب کے ص۱۷۹ پر تحریر فرماتے ہیں

”شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے اس لئے ہم منکر کو مومن نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ مواخذہ سے بری ہے۔ اور کافر منکر کو ہی کہتے ہیں۔ کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے۔ اور کفر دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا۔ اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے۔ اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں“

مخالفین پر کفر کا اطلاق کیوں کیا گیا

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے نہ ماننے والوں پر کفر کا اطلاق اس لئے کیا ہے۔ کہ اس کے نتیجہ میں خدا اور اس کے رسول سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان کا انکار ہے پس آپ کا منکر کافر ہے مگر اس لئے نہیں کہ آپ نعوذ باللہ تشریعی نبوت کے مدعی ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ آپ کے انکار میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خدا تعالٰے کی کھلی اور واضح پیشگوئیوں کا انکار ہے۔

یہ وہ دلائل ہیں جن کی آڑ لے کر معترض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صاحب تشریعت نبی ثابت کرنا چاہتا ہے۔ مگر ہم ثابت کر چکے ہیں کہ یہ اعتراض بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کامل غلام۔ قرآن مجید کے کامل متبع۔ اور دین اسلام کے کامل شیدائی تھے۔ اور آپ کی طرف تشریعی نبوت کے دعوے کا انتساب حد درجہ کا جھوٹ اور افترا ہے۔

معاہدہ اوٹاوا کے متعلق اسمبلی میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کامرس ممبر کی تقریر

اخبار ”ڈیلی گزٹ“ کراچی کا تبصرہ

اخبار ”ڈیلی گزٹ“ کراچی نے ۳۰ مارچ کی اشاعت میں ”سر ظفر اللہ خان کا شاندار دفاع“ کے عنوان سے اسمبلی کی معاہدہ اوٹاوا پر ہیجان کی بحث و تمحیص کی جو روئداد درج کی ہے۔ اس کے بعض حصص کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ - پنجشنبہ (۲۶ مارچ) کی صبح کو معاہدہ اوٹاوہ کا مسئلہ ایک بار پھر لیجسلیٹو اسمبلی میں معرض ظہور میں آیا۔ سو کے قریب ارکان اسمبلی کامرس ممبر کی تقریر سننے کے لئے موجود تھے۔ جو انہوں نے مسئلہ اوٹاوہ کو اسمبلی میں پیش کرنے سے قبل کی۔ مسئلہ کی اہمیت کا تمام پارٹیوں کو پورا پورا احساس تھا۔ اور تمام پارٹیوں کے سرکردہ رکن اپنے لیڈروں اور نائب لیڈروں کے ساتھ پریذیڈنٹ کے آنے سے چند منٹ پیشتر ہی ایوان میں آموجود ہوئے تھے۔ سر ظفر اللہ خاں صاحب کو صرف چند منٹ انتظار کرنا پڑا۔ جس کے بعد انہیں اپنی تحریک پیش کرنے کے لئے مدعو کیا گیا۔ ٹھیک گیارہ بجکر پانچ منٹ پر آنریبل کامرس ممبر گورنمنٹ اور یورپین بنچوں کی تالیوں میں یہ تحریک پیش کرنے کے لئے اٹھے۔ کہ اسمبلی کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو اوٹاوہ کے تجارتی معاہدہ کی کارگزاری کا جائزہ لے۔ آنریبل کامرس ممبر نے ان ارکان کے نام پڑھے جنہیں اس کمیٹی کی رکنیت کے لئے منتخب کیا گیا تھا۔ ان میں کسی کانگرسی ممبر کا نام نہیں تھا۔ جس کی وجہ جیسا کہ کامرس ممبر نے بعد میں بیان کی یہ تھی۔ کہ کانگرس پارٹی نے اپنے ممبروں کے نام پیش ہی نہ کئے تھے۔

جب آنریبل کامرس ممبر نے تقریر شروع کی۔ تو اگلے بنچوں والے ہوشیار ہوگئے اور مسٹر جناح نے تقریر کے نکات نوٹ کرنے شروع کر دیئے۔ سر ظفر اللہ خاں جانتے تھے۔ کہ انہیں اپنے افکار پیش کرنے کے لئے سوا گھنٹے سے زیادہ بولنا پڑے گا۔ اس لئے آپ تمام وقت آہستگی سے تقریر کرتے رہے۔

جب آنریبل کامرس ممبر معاہدہ اوٹاوہ کے متعلق لیجسلیٹو اسمبلی کے ریزولیوشن اور اس ریزولیوشن کے نتیجہ میں اس ذمہ واری کے متعلق جو گورنمنٹ آف انڈیا پر عائد ہوتی تھی ذکر کر رہے تھے۔ اسوقت معززین کی گیلری میں کونسل آف سٹیٹ کے درجن سے زائد ممبر موجود تھے۔ معلوم ہوتا تھا کہ گیلری نشین تقریر کو نہایت توجہ سے سن رہے ہیں۔ اس امر کی کہ معاہدہ کی تنسیخ کی صورت میں ہندوستان پر کیا اثر پڑے گا۔ آنریبل کامرس ممبر نے پوری پوری وضاحت کی۔ تمام ایوان اور گیلریوں نے اس معاملہ میں سر ظفر اللہ خاں صاحب کی تقریر پر پوری توجہ مرکوز رکھی۔

آنریبل کامرس ممبر نے ان اصولوں کی وضاحت کی۔ جن کے ذریعہ یہ معلوم کرنا تھا۔ کہ آیا اس معاہدہ کے نتیجہ میں ہندوستان نے فائدہ حاصل کیا ہے یا نہیں۔ ظاہر ہوتا تھا کہ آپ نے اس معاملہ کا نہایت دقت نظری سے مطالعہ کیا ہے۔ سر ظفر اللہ خاں نے نہایت قابلیت کے ساتھ ان امور کی پیچیدگیوں کو واضح کیا۔ جس پر معاہدہ کے متعلق آخری فیصلہ کرنے سے پیشتر غور کرنا ضروری تھا۔ تقریباً ۴۵ منٹ تقریر کرنے کے بعد آپ بیٹھ گئے۔ یہ ایک نہایت عمدہ تقریر تھی۔ اور آپ اس خراج تحسین کے پورے پورے مستحق ہیں۔ جو انہیں ایوان کے تمام اطراف سے ادا کیا گیا۔

اس کے بعد مخالف پارٹی کے لیڈر نے اپنی ترمیم پر بحث کی۔ جس کا مفاد یہ تھا۔ کہ معاہدہ کو منسوخ کیا جائے۔ جب مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی تقریر کرنے کے لئے اٹھے۔ تو تمام ۴۲ ممبر گیلریوں میں سے لوگوں نے گردنیں نکالیں۔ ان کی تقریر میں کوئی حقائق یا اعداد و شمار نہیں تھے گویا وہ آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر کے بالکل متضاد تھی۔ یہ نہایت مایوس کن تقریر تھی۔ تقریر کے اختتام پر ان کے اپنے ہمنواؤں میں بھی پُر زور نعرہ ہائے تحسین بلند کرنے کی جرأت اور تاب نہ تھی۔

رپورٹ انصار اللہ ماہ فروری ۱۹۳۶ء

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد انصار اللہ	اجلاس تبلیغی	حاضری	مضامین	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بیعت
۱	اٹھوال	۲۰	۴	۱۲	اجرائے نبوت	۵	۱۰	۰	۱۲۳	۰	۰
۲	چک ۳۷ جنوبی	۵	۰	۰	۰	۲	۳	۰	۴۲	۰	۰
۳	چک چوہدریوال	۶	۰	۰	۰	۰	۱۶	۰	۵۰	۰	۰
۴	چارکوٹ	۱۹	۴	۸	۰	۲۰	۰	۰	۸۱۵	۰	۰
۵	چک ۳۱۲ ع	۱۷	۲	۹	پیشگوئیاں	۴	۰	۰	۰	۰	۰
۶	چک ۵۶۵ ع	۵	۰	۳	صداقت مسیح موعودؑ	۲	ا دفعہ	۰	۹	۰	۰
۷	بڈھاتوں	۱۲	۱	۳	"	۱۶	۲	۰	۶۰۲	۰	۰
۸	حیدرآباد دکن	۳۱	۲	۲۰	ختم نبوت	عام شہر	۰	۰	۲۴	۰	۰
۹	لبھا کا بٹیاں	۷	۳	۷	صداقت	۶	۷	۲	۱۱۰	۸۰	۰
۱۰	حافظ آباد	۱۵	۰	۰	۰	۰	۰	۴	۷۵	۰	۰
۱۱	برہمن بڑیا	۰	۰	۰	۰	۷	۷	۱۰	۳۰۰	۰	۱
۱۲	پھیرو چیچی	۳۳	۲	۳۳	۰	۱۱	۱۰	۰	۲۰۰	۰	۰
۱۳	پیرکوٹ	۵	۵	۲	۰	۵	۶	۰	۵۳	۰	۰
۱۴	رکھ موڑ جھنگی	۵	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۴	۰	۰
۱۵	ریاسی	۳	۰	۰	۰	۴	۱	۱	۱۵	۰	۰
۱۶	سرگودھا	۱۴	۸	۴	ختم نبوت عقائد جماعت احمدیہ کی خوبیاں	۱	۰	۰	۹۵	۰	۰
۱۷	سرڈوعہ	۴۲	۴	۱۱	اجرائے نبوت	۶	۰	۰	۷۵۰	۰	۰
۱۸	جالندھر چھاؤنی	۱۱	۱	۷	" صداقت	۰	۰	۱	۳	۰	۰
۱۹	سیکھواں	۹	۱	۴	"	۰	۰	۰	۱۰۰	۰	۰
۲۰	شاہجہانپور	۷	۴	۴	"	۱	۰	۰	۳۰	۰	۰
۲۱	شاہ مسکین	۶	۲	۶	"	۵	۰	۰	۳۳	۰	۰
۲۲	شاہدرہ	۷	۱	۵	"	۱	۰	۰	۲۵	۰	۰
۲۳	عزیز پور ڈوگری	۴	۰	۰	۰	۵	۰	۰	۴۲	۰	۰
۲۴	محلہ دارالرحمت	۰	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۲۰	۰	۰
۲۵	کھیوہ کلاسوالہ	۱۴	۰	۰	۰	۴	۰	۰	۱۰۰	۰	۰
۲۶	گنج (لاہور)	۱۸	۱	۱۴	صداقت مسیح موعود	۵	۱۶	۰	۴۴	۴۵	۰
۲۷	گوٹھ مہر محمد خاں	۱۲	۰	۰	۰	۱۷	۰	۰	۲۰۰	۰	۰
۲۸	لاہور	۴۲	۱	۱۴	۰	۶	۱۲	۱۳۰	۱۳۰۰	۰	۰
۲۹	لائلپور	۲۵	۱	۲۳	نبوت مسیح موعودؑ	۱	۲	۰	۱۹۷	۰	۰
۳۰	پنیارہ احمدپور	۰	۰	۰	صداقت	۲	۰	۰	۲	۰	۰
۳۱	شاہ علی بنڈر	۴۰	۱	۹	"	۱	۱۱	۲۲	۲۲	۰	۰

(خاکسار اللہ دتا جنرل سیکرٹری۔ قادیان)

سلسلہ کی ضروریات کو اپنی ذاتی ضرورتوں پر مقدم کرنے کی بہترین مثال

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے چندہ تحریک جدید کا وعدہ کرنے والے مخلصین جہاں اپنے ذاتی اخراجات اور ضروریات کو نظر انداز کر کے اپنے وعدوں کی ادائگی کو مقدم کر رہے ہیں وہاں ایسے احباب بھی ہیں۔ جو روپیہ پاس نہ ہونے کی وجہ سے چندہ تحریک جدید کے وعدہ کو قرض لے کر پورا کر رہے ہیں۔ چنانچہ ضلع گجرات کے ایک مخلص دوست حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور لکھتے ہیں:۔

"تحریک جدید کے سلسلہ میں کمترین نے گذشتہ سال مبلغ -/۱۱۱ (۱۰۰ اپنی طرف سے اور ۱۱ اپنی اہلیہ کی طرف سے) کا وعدہ کیا تھا۔ چونکہ حضور کی خواہش تھی۔ کہ گذشتہ سال سے زیادہ چندہ امسال لکھایا جائے۔ اس لئے اس سال -/۱۲۵ کا وعدہ کیا۔ (۱۱۰ اپنی طرف سے اور -/۱۵ اپنی اہلیہ کی طرف سے) میں نے یہ روپیہ بہ اقساط ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اخبار الفضل میں حضور کے متواتر ارشادات اور اعلانات جو شائع ہو رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے دل میں بار بار جوش اٹھتا۔ کہ جلدی وعدہ پورا کردوں۔ چنانچہ کچھ رقم قرض لے کر مبلغ -/۱۲۵ کا بیمہ حضور کی خدمت اقدس میں پیش کر رہا ہوں۔ کمترین کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ میرے گناہوں کو معاف فرمائے۔"

جن احباب کرام نے اب تک اپنے وعدہ میں سے کوئی رقم ادا نہیں کی۔ یا بعض احباب نے کچھ ادا کر دیا ہے۔ اور کچھ باقی ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اس مخلص بھائی کے نمونہ کی تقلید کرتے ہوئے جلد سے جلد اپنے اس عہد کو جو انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر کیا۔ پورا کرتے ہوئے ثواب حاصل کریں۔ احباب کو حضور کا یہ ارشاد ہر وقت یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ "اگر آپ کے اخراجات کی زیادتی آپ کے لئے مانع ہے۔ تو یاد رکھیں۔ اخراجات کی زیادتی کے ذمہ وار زیادہ تر آپ ہی ہیں۔ سلسلہ کی ذمہ واری دوسرے نمبر پر نہیں بلکہ پہلے نمبر پر ہے"

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔ قادیان)

ایک احمدی مبلغ کی روانگی بیرون ہند پر جماعت احمدیہ مانسہرہ کا جلسہ

مورخہ ۶ اپریل جماعت احمدیہ مانسہرہ کا بر مکان پیر محمد زمان شاہ صاحب وکیل وپریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہزارہ بسلسلہ الوداعی شاہ محمد صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ آپ تحریک جدید کے ماتحت عنقریب ایک بیرونی ملک میں تبلیغ احمدیت کے لئے روانہ ہونے والے ہیں۔ چونکہ پیر کا دن تھا۔ اور جملہ احباب کا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں روزہ تھا۔ اس لئے پہلے افطاری کی گئی۔ پھر نماز مغرب پڑھنے کے بعد زیر صدارت پیر محمد زمان شاہ صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ حکیم مولوی عبدالواحد صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اور مولوی محمد عرفان صاحب عرائض نویس مانسہرہ نے جماعت احمدیہ مانسہرہ کی طرف سے شاہ محمد صاحب کو ایڈریس پیش کیا۔ جس کے جواب میں شاہ محمد صاحب نے اپنے آپ کو تحریک جدید کے سلسلہ میں پیش کرنے کے ابتدائی حالات اور دیگر کوائف کا تفصیلاً ذکر کیا۔ اور دیگر مبلغین بیرون ہند کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے اپنے عزم و استقلال کا نہایت خلوص دل کے ساتھ اظہار کیا۔ موصوف کے خیالات سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس کے سینہ میں تبلیغ اسلام کا ایک ولولہ موجزن ہے۔ آخر میں موصوف نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تقریر ختم کی۔

اسمبلی میں لارڈ ولنگڈن کی الوداعی تقریر

پانچ سالہ عہد حکومت پر تبصرہ

نئی دہلی ۱۰ اپریل۔ آج صبح لیجسلیٹو اسمبلی میں اپنی الوداعی تقریر کرتے ہوئے لارڈ ولنگڈن نے کہا۔ "میں ہندوستان میں بسر کئے ہوئے طویل زمانہ کو ہمیشہ یاد کرتا رہوں گا۔ جو خوشی اور غمی، کامیابی اور ناکامی اور ادائے فرائض اور تفریح اور کھیل کود کی بے شمار یادگاروں سے بھرا پڑا ہے۔ پھر میں ہندوستان کا ہمیشہ ممنون احسان رہوں گا۔ کہ یہاں رہ کر مجھے خدمت کرنے کا عظیم الشان موقع ملا مجھے امید ہے۔ کہ میری خدمات میرے بادشاہ، ہندوستان اور سلطنت برطانیہ کے لئے مفید اور کارآمد ثابت ہوں گی۔

اسمبلی کا چیمبر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ صرف کانگرس پارٹی غیر حاضر تھی۔ پبلک گیلریوں میں کہیں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ لیڈی ولنگڈن کارروائی کو وائسرائے کے بکس سے دیکھ رہی تھیں۔

کانگرس کا ناشائستہ رویہ

ہز ایکسیلنسی نے کہا۔ کہ ایک واقعہ نے مجھے بے حد رنج پہنچایا ہے۔ آپ نے افسوس ظاہر کیا۔ کہ جس وقت میں ایوان میں ملک معظم کے نمائندہ کی حیثیت سے آیا۔ یا اس حیثیت میں پیغام بھیجتا رہا۔ تاکہ ایوان میں پڑھ کر سنا دیئے جائیں۔ تو کانگرس پارٹی نے ہمیشہ ناشائستہ رویہ اختیار کیا۔ مجھے امید ہے کہ وفادار ہندوستانی نے کانگرس پارٹی کے نامعقول رویہ کو نفرت و حقارت کی نگاہوں سے دیکھا ہوگا۔

حکومت کی پالیسی پر تبصرہ

وائسرائے نے حکومت کی سرحدی پالیسی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس پالیسی کے باعث نہ صرف امن و امان قائم ہو گیا ہے بلکہ ان حکومتوں سے دوستانہ تعلقات قائم ہو گئے ہیں۔ جو ہندوستان کی سرحدوں پر واقع ہیں۔ مسئلہ ریزرو بینک کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے وائسرائے نے کہا۔ کہ اگر ہماری توقعات کے مطابق کامیابی حاصل نہیں ہوتی رہی۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ ہماری طرف سے سرگرم کوشش نہیں کی گئی۔

مسئلہ بیکاری کا تذکرہ کرتے ہوئے وائسرائے نے کہا۔ کہ سپرو کمیٹی کی رپورٹ نے ہمیں سابقہ رپورٹوں کی نسبت کامیابی کے قریب کر دیا ہے۔ اگر ہمیں کامیابی کی تمنا ہے۔ تو ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم حقائق کا مقابلہ کریں۔ خواہ وہ کتنے ہی تلخ اور ناخوشگوار کیوں نہ ہوں۔ اور اس امر کو ہمیشہ ذہن نشین رکھیں۔ کہ ہمارے پاس نوجوانوں کی ایک ایسی جماعت ہر وقت موجود رہتی ہے۔ جن کی خدمات کی ہمیں چنداں ضرورت نہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ طلب اور رسد پر سادیانہ نگاہ رکھتے ہوئے توازن قائم رکھیں۔ وائسرائے نے ان لوگوں سے پوری پوری ہمدردی کا اظہار کیا۔ جو صنعتوں کو ترقی دینا چاہتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ اس سلسلہ میں بے حد کامیابی ہوئی ہے

امن و قانون

زاں بعد وائسرائے نے نظم و نسق کا ذکر کیا۔ جس پر شدید نکتہ چینی ہوتی رہی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ امن و قانون کے قیام کے لئے جو حکمت عملی میں نے اختیار کی ہوئی تھی اس کی وجہ سے خود مجھ پر حملے کئے گئے ہیں آنریبل ممبروں کی خدمت میں التماس کرتا ہوں۔ کہ آپ لفظ "تشدد" کو نہ دہرائیں بلکہ ہندوستان کی موجودہ حالت کا اس حالت کے ساتھ مقابلہ کریں۔ جو ۳۲-۱۹۳۱ء میں تھی۔ آپ نے دعویٰ کیا۔ کہ سالہائے ماسبق کی نسبت اس وقت ہندوستان میں قیام امن کے باعث خوشحالی اور رشد و مانی کی فراوانی اور کثرت ہے وائسرائے نے امید ظاہر کی۔ کہ عنقریب پنجاب میں [illegible] لیڈروں کی مساعی سے قیام امن میں بہت مدد ملیگی۔

مستقبل

لارڈ ولنگڈن نے کہا۔ کہ آئندہ اصلاحات کی رو سے تاج برطانیہ کی طرف سے صوبائی حکومتوں کو بیش از پیش اختیارات مل گئے ہیں اور تاج کے ماتحت اب ہر صوبہ کو اپنے داخلی کاروبار میں پورا پورا اختیار ہوگا۔ ہر صوبہ اپنی من مانی کارروائیاں کریگا۔ یہ چیزیں ہندوستانیوں کے مذاق۔ ذہنیت اور حالات کے موافق ہیں۔ ~~~~

سر فلپ چیٹووڈ سابق کمانڈر انچیف ہندوستان کی تقریر

ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن لنڈن کے ایک جلسہ میں

لنڈن ۸ اپریل۔ کل ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سر فلپ چیٹووڈ سابق کمانڈر انچیف ہندوستان نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ سول سروس وغیرہ کو ہندوستانی بنانے کا عمل جائز ہے۔ مگر جہاں تک فوج کو ہندوستانی بنانے کا تعلق ہے۔ اس قسم کا اقدام خطرہ سے خالی نہیں۔ اگر ہم کسی جنگی یا گھریلو چپقلش میں پھنس گئے تو مسلح فوج کی ناقابلیت تباہ کن ثابت ہوگی۔ اور ہمیں اس بات کو تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ سیاسی خیالات رکھنے والے ہندوستانی یہ شکایت کرنے میں حق بجانب ہیں کہ فوج میں ہندوستانیوں کی بھرتی کی کم رفتار ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ ہندوستان کی سرحد خاص اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ روس کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ اس وقت کوئی شخص یہ خیال نہیں کر سکتا۔ کہ برطانوی سلطنت اور روس کے درمیان کبھی جنگ ہوگی۔ مگر بین الاقوامی صورت حالات میں تبدیلی ہوتے دیر نہیں لگتی۔ اور روس کی فوج دنیا میں سب سے زبردست اور بہترین فوج ہے اس لئے ہمیں اس بات کا پورا یقین ہونا چاہیئے۔ کہ جو نئی فوج ہم نے ہندوستان میں تیار کرنی شروع کی ہے وہ ہر طرح قابل ہے۔ اور اس کا پالیٹکس سے مطلق کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے۔ جب تک ہندوستانی ڈیفینس کے معاملات بتدریج سمجھنے کے قابل نہ ہو جائیں اور جب تک وہ نہ صرف اپنی فوج بلکہ اس فوج کی کمان کے لئے افسر تیار نہ کر سکیں۔ ہندوستان کے لئے سیلف گورنمنٹ یا درجہ نوآبادیات کی باتیں فضول ہیں۔ فوج کو ہندوستانی بنانے کے کام میں جلد بازی کرنا مہلک ثابت ہوگا سیاسی ہندوستان کو زیادہ خلوص دلی کا اظہار کرنا چاہیئے۔ اور ہمیشہ نکتہ چینی ہی نہیں۔ بلکہ امداد کا ہاتھ بڑھانا چاہیئے۔

دو من کپاس فی ایکڑ زائد حاصل کرنے کا طریق

اگر آپ بھرپور فصل چاہتے ہیں۔ تو کپاس کو لائنوں میں بوئیں۔ دیسی اور امریکن کپاس کی قطاروں کے درمیان علی الترتیب دو فٹ اور تین فٹ کا فاصلہ ہونا چاہیئے۔ سالہا سال کے تجربہ کے بعد ثابت ہوا ہے کہ کپاس کو اس ترکیب سے بونے سے پیداوار میں دو سے چار من فی ایکڑ کا اضافہ ہوتا ہے۔

اگر کپاس کے پودے ساتھ ساتھ بوئے جائیں۔ اور پودوں کے درمیان فاصلہ نہ رکھا جائے تو پودے کثرت سے ہونگے۔ لیکن کپاس کم اترے گی چھٹے سے بوئی ہوئی کپاس کی صحیح طور پر گوڈی کرنی ناممکن ہے۔ اور کپاس کا چننا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر کپاس دو دو یا تین تین فٹ کے فاصلہ پر بوئی جائے۔ تو اس کی گوڈی "پنجہ شنہ یا لائل پور ہو" حتیٰ کہ دیسی ہل سے بھی ہو سکتی ہے۔ کپاس کو قطاروں میں بونے اور گوڈی کرنے سے پانی کی حسب معمول مقدار سے ہی عمدہ پیداوار ہو جائیگی۔ اور جن لوگوں کو پانی کی کمی کی شکایت ہے انہیں بھی کپاس قطاروں میں بونے سے بہت فائدہ حاصل ہوگا۔ [illegible] کپاس قطاروں میں بونے کے لئے ایک سیر فی ایکڑ بیج زیادہ استعمال کرنا پڑیگا۔ اور جب پودے چھ سے نو انچ لمبے ہو جائیں۔ تو زائد پودے اکھاڑے جائیں۔ اور دیسی کپاس میں پودوں کا درمیانی فاصلہ ایک سے دو فٹ اور امریکن کپاس میں ۱½ سے ۲½ فٹ رکھنا چاہیئے۔ ہر زمیندار شکایت کرتا ہے کہ پانی کی کمی کے باعث اسکی پیداوار میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ اس کا ایک علاج

ڈیرہ بابا نانک میں احمدیوں پر مظالم

جب سے چانگو والی متصل ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور میں مناظرہ ہوا ہے۔ تب سے احراری نہایت کمینہ حرکات پر اتر آئے ہیں۔ چانگو والی میں ایک اکیلے احمدی کو سخت پیٹا گیا۔ ڈیرہ بابا نانک میں احمدیوں کا بائیکاٹ کیا گیا ہے۔ باہر سے جب کوئی احمدی سودا خریدنے آئے تو اس کو سخت گالیاں دی جاتی ہیں۔ اور راستہ چلتے احمدیوں کو سنا سنا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں ہتک کی جاتی ہے۔ ایک دن رات کو احمدیوں کی دوکانوں کے دروازوں پر غلاظت مل دی گئی۔ جس پر ہندو بھی پکار اٹھے۔ کہ معلوم ہوتا ہے احرار کے پاس نجاست کے سوا اب کچھ باقی نہیں ہے

خاکسار شیر محمد از ڈیرہ بابا نانک

تولیکی میں احرار کی اشتعال انگیزی

۴ اور ۵ اپریل کی درمیانی شب کو دیہہ ہذا میں ایک احراری مولوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان سلسلہ کو گالیاں دیکر لوگوں کو اس قدر اشتعال دلایا۔ کہ وہ علاوہ گالیاں دینے کے احمدیوں کو اینٹیں اور ڈھیلے اٹھا اٹھا کر مارنے لگے پھر پبلک کو احمدیوں کا بائیکاٹ کرنے کے لئے اس نے بدیں الفاظ تلقین کی۔ کہ اے مسلمانو۔ مرزائیوں سے بہتر ہے کہ تم ہندوؤں اور عیسائیوں اور سکھوں وغیرہ سے مل کر کھانا کھاؤ۔ لیکن ان سے قطع تعلق کر لو اور ان کو ہر طرح نقصان پہنچاؤ۔ اس اشتعال انگیزی کی وجہ سے ہماری جانیں اور اموال سخت خطرہ میں ہیں۔ اس گاؤں میں صرف ایک ہی گھر احمدیوں کا ہے۔ باقی سب غیر احمدی ہیں۔ اس لئے مخالفین اپنی ستم آرائیوں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

خاکسار نصر اللہ خاں تولیکی ضلع گوجرانوالہ

کتاب الواح الہدیٰ کی ضرورت

حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ نائیجیریا مغربی افریقہ کو ایک نسخہ کتاب الواح الہدیٰ مرتبہ قاضی اکمل صاحب کی فوری طور پر اشد ضرورت ہے چونکہ یہ کتاب بازار سے نہیں مل سکتی۔ اس لئے اگر کوئی دوست حکیم صاحب موصوف کو بھجوانے کیلئے دفتر ہذا میں ارسال کریں۔ تو بہت ثواب کا موجب ہوگا۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ عطا محمد ولد صوبے خان ذات پٹھان ساکن موضع کاٹھ گڑھ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۳۰-۴-۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۲۵-۳-۳۶ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ رحمان ولد نور بخش ذات گوجر ساکن موضع فتح پور خورد تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۲۹-۴-۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۲۵-۳-۳۶ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ علی محمد ولد الہیا ذات گوجر ساکن موضع بوتھ گڑھ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱-۵-۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۲۵-۳-۳۶ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جیون ولد لکھو ذات گوجر ساکن موضع فتح پور خورد تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۲۰-۴-۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں مورخہ ۲۰-۳-۳۶ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ سید علی حسن ولد مولا بخش خان ذات راجپوت ساکن موضع گڑھ شنکر تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۲۴-۴-۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۲۳-۳-۳۶ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جعفر علی شاہ ولد برکت علی شاہ ذات سید ساکن موضع کاٹھ گڑھ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۲۳-۴-۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۲۴-۳-۳۶ دستخط (مہر عدالت)

وصیتیں

نمبر ۴۵۱۷:- منکہ اللہ دین ولد حسن محمد قوم حجام عمر ستر سال تاریخ بیعت جولائی ۱۹۲۸ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۳-۳۶ حسب ذیل کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے زمین زرعی ۱۲ مرلہ جس کی قیمت مبلغ -/۳۰۰ روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت -/۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:- اللہ دین ولد حسن محمد حجام محلہ دارالسعۃ قادیان نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- محمد الدین ولد ابراہیم محلہ دارالسعۃ قادیان۔ گواہ شد:- بقلم خود احمد الدین ولد امام دین قوم حجام محلہ دارالسعۃ قادیان۔

نمبر ۴۵۱۵:- منکہ اللہ داد خان ولد احمد الدین صاحب قوم گوجر پیشہ ٹانگہ ڈرائیور عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن موضع بھلیسر ڈاکخانہ گجرات ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۴-۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ فقط ٹانگہ ڈرائیوری کی ملازمت سے گزارہ کرتا ہوں۔ اور تنخواہ میری اس وقت [illegible] ماہوار ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ انشاء اللہ ۱/۱۰ حصہ اپنی آمد کا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور بعد میرے مرنے کے جو میری متروکہ جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان وارث ہوگی۔ اور جو جائیداد تازندگی میں پیدا کروں گا۔ اس کی بھی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اسی طرح اگر آمد ماہوار میں کمی یا بیشی ہوگی تو اس کی بھی اسی طرح اطلاع انشاء اللہ دیتا رہوں گا۔ العبد:- اللہ داد خان معرفت قاضی محبوب عالم صاحب راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد انار کلی لاہور۔ گواہ شد:- حکیم عبدالرحیم مالک دواخانہ فیض عام پرانی انار کلی لاہور حال قادیان بقلم خود۔
گواہ شد:- منشی عبدالکریم بٹالوی نشان انگوٹھا۔

نمبر ۴۵۱۹:- منکہ محبوبہ بیگم بنت صاحبزادہ گل رحمن صاحب مرحوم قوم سید عمر ساٹھ سال تاریخ بیعت ۲۰ مئی ۱۹۲۴ء ساکن خرکی دوآبہ ڈاکخانہ ٹبہ گرام تحصیل چارسدہ ضلع پشاور حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ   حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد صرف مبلغ -/۲۰۰ نقد ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور مبلغ ۲۰ نقد داخل کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- نشان انگوٹھا محبوبہ بیگم قادیان۔ گواہ شد:- نواب دین مؤذن مسجد محلہ دارالفضل قادیان۔
گواہ شد:- کفایت خاں ولد جمعدار نواب دین مرحوم حال وارد محلہ دارالبرکات قادیان۔

نمبر ۴۵۱۴:- منکہ خدیجہ بیگم زوجہ محمد عبدالغفور خانصاحب تحویلدار فراشخانہ پٹیالہ ساکن سنور ریاست پٹیالہ عمر ۸۰ سال چار ماہ پیدائشی احمدی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ جولائی ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ صرف مبلغ چھ صد روپیہ حق مہر مقرر ہے۔ جس کی میں مالک ہوں۔ اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرکے اقرار کرتی ہوں۔ کہ اپنی مملوکہ مذکورہ

حق مہر کی رقم تعدادی مبلغ ؎ بحساب ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کر دوں گی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ محررہ ۲ جولائی ۳۵ء۔

العبد: خدیجہ بیگم۔ گواہ شد: محمد عبد الغفور خاں خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ عبد الغنی خاں پنشنر گواہ شد: پیر خلیل احمد محرر تعلیم و تربیت۔ گواہ شد: سید نصیر الدین والد موصیہ ؛

نمبر ۴۵۱۳: منکہ بی بی فاطمہ زوجہ مولوی یحیی الدین صاحب قوم قریشی عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۳ء ساکن قادری بانڈہ میاں جی خیل ڈاکخانہ ٹل تحصیل بانڈہ داؤد شاہ ضلع کوہاٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۸/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میرا مہر مبلغ پچاس روپے میرے شوہر مولوی یحیی الدین صاحب کے ذمہ ہے۔ اور میرے شوہر نے مجھے چار کنال ۱۱ مرلہ زمین دی ہے۔ جس کی قیمت پچاس روپے ہے۔ اس طرح میں اس وقت سو روپے کی مالک ہوں۔

العبد: نشان انگوٹھا بی بی فاطمہ۔

گواہ شد: خاکسار یحیی الدین خاوند موصیہ ساکن میاں جی خیل ڈاکخانہ ٹل ضلع کوہاٹ بقلم خود ؛ گواہ شد۔ محمد حسین ولد یحیی الدین ساکن میاں جی خیل ضلع کوہاٹ ؛

نمبر ۴۵۱۱: منکہ حمیدہ بیگم بیوہ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب مرحوم قوم بٹ کشمیری پیشہ استانی سکول عمر تقریباً ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری ملکیت میں کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وقت میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو مبلغ ؎ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتی رہوں گی۔

میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ حصہ آمد بلا منہائی پراویڈنٹ فنڈ دیا کروں گی فقط ۲/۹/۳۶۔ العبد: حمیدہ بیگم بقلم خود ؛

گواہ شد۔ ڈاکٹر بشیر محمود پسر موصیہ حال انچارج ڈسپنسری کوٹ نانک ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد: فضل احمد ولد نواب خاں قوم جٹ باجوہ سکنہ تلونڈی عنایت خاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ حال محرر ڈسٹرکٹ بورڈ سیکرٹری وصایا سیالکوٹ بقلم خود ؛

نمبر ۴۵۲۰: منکہ برکت بی بی زوجہ امام بیگ قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۳/۱۲/۱۳ ساکن خلچیاں ضلع امرتسر حال قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۳/۲/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حق مہر ۲۵۰/- روپیہ بمع زیورات جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ جو حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کرکے رسید حاصل کروں۔ تو وہ اس سے مجریٰ ہوگی۔ لہذا چند حروف بطور سند تحریر کر دیئے ہیں۔

العبد۔ نشان انگوٹھا۔ برکت بی بی زوجہ ڈاکٹر محمد بخش احمدی۔ گواہ شد: مرزا محمد حسین چشمہ مسیح محلہ دارالرحمت قادیان۔

گواہ شد۔ بشیر احمد ایف۔ اے محلہ دارالرحمت قادیان۔ گواہ شد: ڈاکٹر محمد بخش خاوند موصیہ قادیان محلہ دارالرحمت ؛

نمبر ۴۴۸۰: منکہ محمد اعظم ولد چوہدری بانڈہ صاحب قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۳۲ ج۔ ب ڈاکخانہ خاص تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۲/۱ ۷ گھماؤں اراضی نہری قیمتی ۸۰۰/- روپیہ واقع چک ۳۳۲ ج۔ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور اور ایک مکان خام قیمتی دو سو روپیہ۔ وایک احاطہ ۱/۲ کنال قیمتی یکصد روپیہ واقع چک ۳۳۲ ج ب۔ میرا گزارہ اسی جائیداد کی آمد پر ہے۔ اگر اس کے علاوہ کوئی آمدنی ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا بصدق دل اقرار کرتا ہوں۔ العبد۔ محمد اعظم وصی دیو چک ۳۳۲ ج۔ ب۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور۔ گواہ شد۔ عبد الرحمن احمدی سکرٹری وصایا چک ۳۳۲ ج۔ ب انگلش ٹیچر ضلع لائلپور۔ گواہ شد: بقلم خود محمد شفیع دوکاندار چک ۳۳۲ ج۔ ب ضلع لائلپور

نمبر ۲۶۳: منکہ عبد العزیز ولد مولوی عبد الکریم قوم شیخ۔ ساکن سامانہ محلہ بھرا پنچ حال انبہٹہ ککلہڑی سہارنپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے پاس کوئی ایسی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کافی مقدار کی نہیں ہے۔ کہ جس کی نسبت وصیت کرنے کی ضرورت ہو۔ یا وہ خدمات دینیہ میں کارآمد ہوسکے۔ البتہ میری تنخواہ اس وقت تیس روپے ماہوار ہے۔ اس کا دسواں حصہ یعنی تین روپے ماہوار ہمیشہ انجمن موصوف میں بھیجتا رہوں گا۔ اور میری منشاء ہے۔ کہ یہ زر چندہ حسب ذیل مدات میں خرچ کیا جائے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام ایک روپیہ۔ لنگر خانہ ایک روپیہ۔ اشاعت اسلام ایک روپیہ۔ المرقوم ۳۰ اگست ۱۹۰۷ء

العبد۔ عبد العزیز احمدی انبہٹہ ککلہڑی بقلم خود

گواہ شد۔ حبیب احمد احمدی سکنہ سرکدوہ دین ضلع سہارنپور

گواہ شد۔ عبد المجید ولد عبد الکریم شیخ سامانہ حال انبہٹہ سہارنپور

نمبر ۹۸۰: منکہ عبد الرشید ولد مولوی محمد عبد الکریم مرحوم قوم شیخ قریشی صدیقی ساکن بستی بڑیچاں تھانہ سامانہ ریاست پٹیالہ کا ہوں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ جولائی ۱۹۱۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اس وقت ؎۱۲ روپے ماہوار کا ملازم ہوں۔ اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کچھ نہیں۔ اس لیے وصیت کرتا ہوں۔ کہ موجودہ تنخواہ ؎۱۲ روپے کا دسواں حصہ یا جو تنخواہ یا آمدنی آئندہ دم زیست تک ہوگی۔ اس کا دسواں حصہ ماہ بماہ انشاء اللہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ لہذا وصیت نامہ ہذا بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان لکھ دیا۔ کہ سند رہے۔ اور عند الضرورت کام آئے۔

فقط المرقوم ۲۲ جولائی ۱۹۱۵ء مطابق ۸ رمضان المبارک ۱۳۳۳ھ

العبد، احقر عبد الرشید ولد مولوی محمد عبد الکریم مرحوم موصی بقلم خود

گواہ شد۔ ملک محمد افضل خان نمبردار بڑیچاں بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد عبد الغفار پنشنر عفی اللہ عنہ احمدی بقلم خود سکنہ ممورہ بڑیچاں

گواہ شد۔ برکت علی سکرٹری جماعت احمدیہ سامانہ ؛

نمبر ۳۳۹۱: منکہ غلام فاطمہ زوجہ حاجی محمد بخش قوم ادھم عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن ملتان شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری حسب ذیل جائداد ہے۔ زیور مبلغ ایک سو پچیس روپے کا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ؛ المرقوم ۱۲/۳۰/۲۹

العبد۔ نشان انگوٹھا غلام فاطمہ زوجہ حاجی محمد بخش ؛

گواہ شد۔ قادر بخش بقلم خود حال وارد قادیان

گواہ شد۔ حاجی محمد بخش حال وارد قادیان

نویسندہ۔ محمد ابراہیم سکرٹری وصایا ملتان شہر حال وارد قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۱ اپریل۔ حکومت ترکیہ کے اس اعلان سے کہ ترک معاہدہ لوزان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دروانیال اور گیلی پولی کی قلعہ بندی کریگی۔ برطانوی سیاسی حلقوں میں اضطراب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ برطانوی اخبارات نے اس اعلان پر نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ امن عالم خطرہ میں ہے۔

پشاور ۱۱ اپریل۔ ایک مسلح وزیری پٹھان نے سرحدی پولیس کے ایک صوبیدار کو جو اسے گرفتار کرنا چاہتا تھا لڑائی میں ہلاک کر دیا۔ بعد میں قاتل بھی ہلاک کر دیا گیا۔

بردوان ۱۱ اپریل۔ ضلع بردوان میں فصلوں کی تباہی سے سخت قحط پھیلا ہوا ہے لوگ فاقوں مر رہے ہیں۔ بردوان کے بازاروں میں ۵۰۰ فاقہ کشوں نے جلوس کی صورت میں مظاہرہ کیا۔

الہ آباد ۱۱ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کاٹھیا واڑ کا ایک گاؤں نذر آتش ہو گیا متعدد مویشی ہلاک ہو گئے۔ نقصان کا اندازہ تیس ہزار کے قریب لگایا جاتا ہے۔ نصف درجن کے قریب آدمی بھی ہلاک ہوئے۔

الہ آباد ۱۱ اپریل۔ ڈاکٹر بی سی رائے نے کانگرس کی مجلس عاملہ کو الٹی میٹم دیا ہے کہ اگر عہدے نہ قبول کرنے کی قرارداد منظور کی گئی۔ تو وہ ایک علیحدہ پارٹی بنا کر انتخاب جنگ لڑینگے اور عہدوں پر قابض ہونے کی انتہائی کوشش کریں گے۔

جدہ ۱۱ اپریل۔ حکومت سعودیہ کے محکمہ سراغ رسانی نے ایک شخص کو جاسوسی کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ جس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کسی بیرونی حکومت کا ایجنٹ ہے عنقریب اس کے مقدمہ کی سماعت فوجی عدالت میں ہوگی

لکھنؤ ۱۱ اپریل۔ ۸ اپریل کی شام کو آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے جدید صدر پنڈت جواہر لال نہرو کا جلوس نکالا گیا۔ جلوس تین میل لمبا تھا۔ اور اس میں تین لاکھ آدمیوں نے شرکت کی۔

سیالکوٹ ۱۱ اپریل۔ معاصر "سیاست" ۱۱ اپریل احرار کے "فدائیوں کی" "بیچارانہ" سرگرمیاں کے عنوان سے سیالکوٹ کی ایک خبر شائع کرتا ہے۔ کہ احراریوں کے ایک اجلاس میں دو احراریوں کا جھگڑا ہو گیا۔ دوسرے روز صبح ان میں سے ایک نے تیشے سے دوسرے کا بازو کاٹ دیا۔

بغداد ۱۱ اپریل۔ کویت اور حجاز کی سرحد پر تیل کے جدید چشمے معلوم ہوئے ہیں۔ حکومت حجاز ان چشموں کو اپنی ملکیت بیان کرتی ہے لیکن امیر کویت کا بیان ہے۔ کہ یہ چشمے کویت کی سرزمین سے برآمد ہوئے ہیں۔ اس سلسلہ میں حکومت ہائے حجاز اور کویت میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔

لکھنؤ ۱۱ اپریل۔ گذشتہ تیرہ سال سے کانگرس میں یہ دستور ہے۔ کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی میں مختلف صوبوں کی طرف سے متناسب دار مندوب منتخب ہوتے ہیں۔ مگر اس سال کانگرس کی مجلس میں تحریک پیش ہوئی کہ دستور ہٹا دیا جائے۔ سوشلسٹوں نے اس تحریک کی بہت شدت سے مخالفت کی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ مگر تحریک منظور ہو گئی۔

بغداد ۱۱ اپریل۔ حجاز۔ عراق اور یمن کے درمیان جو معاہدہ تکمیل پذیر ہوا ہے اس پر تمام عرب میں اظہار مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے تینوں حکومتوں نے اس سلسلہ میں ایک جشن منانے کا فیصلہ کیا ہے۔

بیروت ۱۱ اپریل۔ لبنان کی مجلس وزراء کے سات ارکان نے فرانسیسی ہائی کمشنر کے نام ایک یادداشت روانہ کی ہے۔ جس میں گذشتہ معاہدات کا حوالہ دیتے ہوئے اس بات کا مطالبہ کیا ہے۔ کہ لبنان کو امور داخلی میں آزادی دی جائے۔

عدیس آبابا ۱۱ اپریل۔ جنوبی محاذ پر پیرکو کے مقام پر پانچ دن اطالوی اور حبشی افواج میں خونریز جنگ ہوئی۔ طرفین کے شدید نقصانات کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

پیرس ۱۱ اپریل۔ فرانس کا ایک سرکاری اخبار لکھتا ہے۔ کہ جرمنی نے رائن لینڈ میں فوجیں بھیج کر بین الاقوامی معاہدات کی خلاف ورزی کی ہے لیکن بین الاقوامی حلقوں میں اس کے متعلق جس سرد مہری کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اسے شرمناک ترین فعل کہنا چاہیئے

مزید لکھا ہے۔ کہ اگر دوسرے ممالک نے جرمنی کے مقابلہ میں فرانس کا ساتھ نہ دیا۔ تو فرانس خود موجودہ صورت حال کو بدلنے کی کوشش کرے گا۔

جنیوا ۱۰ اپریل۔ تیرہ ارکان کی کمیٹی کا اجلاس کل تک ملتوی کر دیا گیا۔ کمیٹی نے حکومت حبشہ اور اطالیہ کو برقیے روانہ کئے ہیں کہ وہ دوران جنگ میں زہریلی گیس کا استعمال نہ کریں ورنہ وہ انسانی آئین جنگ کی خلاف ورزی کریں گے۔

واشنگٹن ۱۱ اپریل۔ مس سس پی میں جو طوفان باد آیا اس کے متعلق تفصیلات مظہر ہیں کہ ۵۰۰ اشخاص ہلاک ۱۷۰۰ سے زائد شدید طور پر مجروح ہوئے۔

لاہور ۱۱ اپریل۔ مجلس مرکزیہ اتحاد ملت نے اعلان کیا ہے کہ ۲۴ اپریل کو یوم اتحاد ملت منایا جائے۔

شکارپور (سندھ) ۱۱ اپریل۔ شکارپور کے ساتھیوں نے ایک اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ تحریک اصلاح اچھوت کی مذمت کی مقررین نے اس بات پر زور دیا۔ کہ ہم اچھوتوں کو انسانیت کا درجہ نہیں دے سکتے۔

لنڈن ۱۱ اپریل۔ دارالامراء میں لارڈ ڈیلی نیکس نے بین الاقوامی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ جرمنی نے جو طرز عمل اپنے حقوق کی طرف توجہ منعطف کرانے کے لئے اختیار کیا ہے وہ اس بین الاقوامی نظام کی بنیادوں پر سارے یورپ کے امن و امان کا انحصار ہے ایک تباہ کن ضرب ہے۔

لنڈن ۱۱ اپریل۔ بعض سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مجلس اقوام حکومت عربیہ سعودیہ کو باضابطہ طور پر دعوت دینے والی ہے کہ وہ بھی مجلس اقوام میں شامل ہو جائے مجلس اقوام حکومت سعودیہ کو اقوام عالم میں ایک خاص درجہ دینے کے لئے تیار ہے۔ کیونکہ حکومت سعودیہ نے گذشتہ پانچ سال میں تمدن اور انداز حکومت میں خاص ترقی حاصل کر لی ہے۔

بمبئی ۱۱ اپریل۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں سر سید وزیر حسن صدر نے خطبہ صدارت میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ انڈین نیشنل کانگرس کے صدر اور آل انڈیا مسلم لیگ کے دستخطوں سے تمام ہندوستان کی سیاسی جماعتوں کے نام ایک اپیل کی جائے۔ کہ ہندوستان کی آزادی کے حصول کیلئے آئینی جدوجہد کا ایک مشترکہ پروگرام تیار کیا جائے۔

جنیوا ۱۱ اپریل۔ جمہوریہ ترکیہ نے مجلس اقوام کو ایک یادداشت ارسال کی ہے جس میں درخواست کی گئی ہے کہ معاہدہ لوزان میں دردانیال اور آبنائے باسفورس کے غیر مسلح رکھے جانے کے متعلق جو دفعات ہیں۔ انہیں منسوخ کر دیا جائے۔ یہ بھی درخواست کی گئی ہے۔ کہ یہ معاملہ مجلس اقوام کے اس اجلاس میں پیش کیا جائے۔ جو گیارہ مئی کو منعقد ہونے والا ہے۔

جنیوا ۱۱ اپریل۔ دول لوکارنو ایک متحدہ نقطہ پر پہنچ گئی ہیں

کوئٹہ ۱۱ اپریل۔ ڈیرہ غازیخان اور لورالائی کے درمیان جبکہ سوہن لال انجینئر اپنے تین بچوں سمیت موٹر میں سفر کر رہا تھا۔ کہ اسے گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔ بچے محفوظ ہیں تفتیش کی جا رہی ہے

پیرس ۱۱ اپریل۔ ایک فرانسیسی اخبار "لی آوور" نے لکھتا ہے۔ کہ شہنشاہ حبشہ نے حکومت برطانیہ کو پیغام بھیجا ہے۔ کہ اس کی تمام فوج تباہ ہو گئی ہے۔ صرف پانچ ہزار سپاہی باقی رہ گئے ہیں۔ لنڈن کے باخبر حلقوں میں اس خبر کو مضحکہ انگیز بیان کیا جاتا ہے

پیرس ۱۱ اپریل۔ ایک فرانسیسی اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ اگر برطانیہ اور فرانس کے درمیان اختلاف موجود ہے۔ تو اہل الراء لوگوں کا خیال ہے۔ کہ جمعیت اقوام کی عمر صرف چند دن رہ گئی ہے۔

نئی دہلی ۱۱ اپریل۔ گزٹ آف انڈیا کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ لارڈ اور لیڈی لنگتھگو ۱۵ اپریل کو نئی دہلی سے روانہ ہو کر ۱۶ اپریل کو بمبئی پہنچیں گے۔ اور اٹھارہ تاریخ کو جہاز پر سوار ہو جائیں گے۔

کلکتہ ۱۱ اپریل۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس کو کرسیانگ میں نظر بند کر دیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی